رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹

نُور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۲

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۱پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ار	ہدایت المسلمین	۸ر
اردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر - گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۱۴ر
رومن اردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۲ر	ستیارتھ پرکاش درپن اردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۱ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
" سوال وجواب رومن اردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اردو	۲ر
" سوال وجواب گورمکھی	۱پائی	اشمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۱۴ر
شبد و غزلیں اردو	ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد و غزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۴ر
سوالات متی کی انجیل پر		کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئمین صاحب ۱۵ من اُردو صفحہ ۲۱ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے ہر تاجر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ہمر ۶ روہر ٭

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اُردو قیمت ہمر صفحہ ۲۱ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے ٭

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری گیگن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر ٭

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو و رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر اُردو ومر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ٭

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی ٭

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہ کتاب کی قیمت ہ، ہا گنی قیمتی ۃ ٭

ویدک شاستگی - قیمت رومن اُردو ہر ٭

ویدو نکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر ٭

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر ٭

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر ٭

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۴ر فارسی اُردو ۴ر ٭

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ٭

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۵ر یہہ کتاب دوبار چھپ چکی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی ٭

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں ٭

۱- انجیل سنگھ نمبر دار - ۲- اسباودی ٹوکری - ۳- سدیپک چھن - ۴- پھرکی - ۵- میں رملا پھرداہاں - ۶- ایک کتی دی کتھا - ۷- غوث وران - ۸- سیونگ کھاگئی ٭

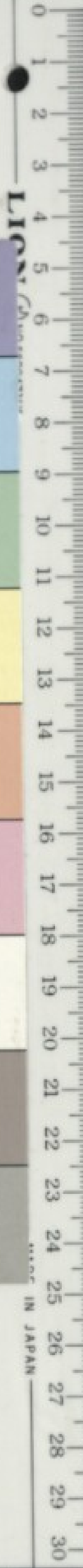
دیگر کتابیں

ابن جو اُردو
رابنسن کروسو
طلائی شمعدان
مارکوپولو کا سفرنامہ
روح سے معمور زندگی
طریق دعا

۸ر ٭ شعاع نور حصہ اول و دویم
۱۲ر ٭ طیطس رفیق صلیب
۴ر ٭ تحقیق الاسلام حصہ اول
۸ ٭ مسلمانوں میں شادی کرنیکا طریقہ انگریزی
۴ر ٭ القاب مسیح
۴ر ٭ بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر ٭



نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بنگال میں تحریک کی گئی ہے کہ صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری کے افسر وردیاں وغیرہ سے مسلح ہو کر نکلا کریں۔

ڈپٹی مجسٹریٹ ہوڑہ (واقعہ بنگال) نے ایک ملزم کو جو دوماہ سے دھوکہ دہی کے الزام میں حوالات میں تھا جب سشن سپرد کرنے کا ارادہ کیا تو عین برسر عدالت ملزم نے مجسٹریٹ مذکور کے منہ پر ایک اینٹ ماری جو ان کی آنکھ کے نیچے لگی۔ اس جرم میں اس کو ایک سال قید کی سزا دیگئی اور دھوکے کا مقدمہ ملتوی کیا گیا۔

پولیٹیکل اخبار سبو سیو جو نور خاں امیر خاں کی زیر ایڈیٹری احمد آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس کا ۱۵ اگست کا نمبر ضبط کر لیا گیا۔

موسم سرما کے شروع ہوتے ہی ہندوستان میں پلیگ کا دورہ دورہ بھی شروع ہو گیا ہے۔

مہاراجہ وردھنگہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے شراد ھ پر دولاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ کیا۔

آنریبل مسٹر گوپال کرشن گوکھلے ۳ اکتوبر کی صبح کو بمبئی پہونچے۔ دوستوں نے بندر پر آپکا بڑے تپاک سے استقبال کیا۔

جوہانسبرگ میں چار ہندوستانیوں کو جس میں مسٹر گاندھی کا لڑکا بھی شامل ہے۔ ایک ایک پونڈ یا ایک ایک ہفتہ کی قید کا حکم ہوا کیونکہ یہ بغیر لائسنس سودا بیچتے پھرتے تھے۔ جرمانے کے عوض انہوں نے جیل میں جانا پسند کیا۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ماہ نومبر کے شروع میں دہلی میں مستقل ہونے لگیں گے۔ اور آخر ماہ تک سب دہلی میں کھلجائینگے۔ اعلےٰ افسر ۱۳ دسمبر تک دہلی پہونچ جائینگے اور حضور ویسرائے ۴ دسمبر کو پہونچینگے۔

بنکم چندر چیٹرجی انسپکٹر پولیس سادم (میمن سنگھ) جو مقدمہ ڈھاکہ و دیگر پولیٹیکل مقدمات کی تحقیقات میں خوب حصہ لیتا رہا۔ جب وہ اپنے گھر پہنچا حقدلی رہا تھا تو اُس پر ایک بم پھینکا گیا جس کے صدمہ سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔

کراچی کے جیلخانہ کے ڈپٹی جیلر اور ایک کنسٹبل اور ایک جیل وارڈر کو ۶ ماہ کی قید اور پانسو روپیہ جرمانہ اور ایک سال قید سخت اور ۶ ماہ قید سخت کی سزا علی الترتیب اس جرم میں دیگئی کہ وہ ایک ملزم سے جبراً اقبال جرم کرانے کی غرض سے اُس کو مارپیٹ رہے تھے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ کنور کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کی سمادہوں کو جو لاہور کے روشنی دروازہ کے باہر واقعہ ہیں سر رشتہ آثار قدیمہ نے عمارات محفوظہ اور سلسلۂ آثار قدیمہ میں داخل کر لیا ہے۔ اب ان عمارتوں کی نگرانی اور درستی سرکاری اخراجات سے ہوگی

پنڈت دیو رتن جی سابق سکرٹری دیو سماج کے اخبار جیون تت کے پرچہ ۳ ستمبر کی بعض تحریرات کے باعث لائبل کی نالش دائر کر دی ہے۔

راولپنڈی میں پلیگ کا زور ہے۔ اکثر مدارس سوائے گورنمنٹ سکول کے بند ہو گئے ہیں۔ مگر سول سرجن صاحب بہادر کہتے ہیں کہ راولپنڈی میں تو پلیگ ہے ہی نہیں اس لئے انہوں گورنمنٹ سکول میں رخصت دینے کی اجازت نہیں دی اس فرق کا سبب نامعلوم ہے۔

افواہ ہے کہ پرنس آف ویلز بہادر ۱۹۱۵ء سے پیشتر ہندوستان میں تشریف لائینگے۔

اخبار "اتحاد" جو پٹنہ سے زیر ایڈیٹری ایک مسلمان اہل قلم شایع ہوتا ہے۔ گورنمنٹ نے اُس سے بھی ایک ہزار کی ضمانت طلب کرلی ہے۔ کیونکہ اُس نے بھی کانپور کے بلوہ کی بابت کچھ ایسا ویسا لکھا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ احمد آباد کاٹھیاوار بنک لمیٹڈ نے بھی اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔

تار برقیات

۱۳ - اکتوبر نیویارک میکسیکو کا صرف ایک ہی ڈپٹی رہا ہے - اسی وجہ سے رپورٹ شایع ہو گئی تھی کہ سب قید ہو گئے - پریذیڈنٹ ہیوٹا نے ایک امریکن اخبار کو یقین دلایا ہے کہ باقی ماندہ ڈپٹیوں کے ساتھ برا سلوک ہرگز نہ ہوگا - پریذیڈنٹ ہیوٹا نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اُس نے بیان کیا ہے کہ مخالف ڈپٹیوں نے دشمنوں کی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُس کو تمام مالی امداد دینے سے انکار کر دیا تھا - اس لئے اُن کی گرفتاری اور کانگرس کی برخاستگی عمل میں آئی -

۱۳ اکتوبر لندن - ایک تار مظہر ہے کہ ۱۹۱۳ء کے لئے ٹرنس سائبیرین ریلوے کی سڑک کو ڈبل کرنے کے لئے ۱۰ لاکھ پونڈ - اُستوری ریلوے کی توسیع کے لئے ساڑھے چھ لاکھ پونڈ - امور ریلوے کی تکمیل کے لئے چھ لاکھ چالیس ہزار پونڈ اور ورکھینو مینسک اور گیسکاٹا کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا تخمینہ کیا گیا ہے -

۱۳ - اکتوبر قسطنطنیہ - وزراء کی ایک کونسل نے فرانسیسی ترکی اقرار نامہ مستحکم کر لیا ہے -

۱۳ اکتوبر لندن - جب سفریجیٹ مس سلویا پنکھرسٹ آج شام کو بو باؤ میں درس دے رہی تھی تو پولیس جبراً اندر گھس آئی اور اُسکو گرفتار کرنے کی کوشش کی - اس پر ایک سخت جنگ ہو گئی - اور پولیس اپنے ڈنڈے چلانے لگی - اور بہتوں کو چکنا چور کر دیا - مگر اس ابتری اور شورش کے درمیان مس سلویا پنکھرسٹ بچ گئی اور مسز لیہ گرفتار ہو گئی -

۱۲ - اکتوبر لندن مسٹر ریڈمنڈ نے لیمیرک میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر چرچل کی یہ تجویز کہ السٹر کا ایک حصہ ہوم رول سے مستثنی کیا جائے - قابل تعمیل و تحمیل نہیں ہے اور نیشنلسٹوں کی طرف سے اُس کی تائید ہوگی - بلکہ آئرلینڈ کے یونینسٹ دستورین بھی اُس کے خلاف ہیں - وہ خاص مقاصد کے لئے ہر ممکن طریق سے السٹر کی محافظت کے حق میں ہیں -

۱۴ اکتوبر کلکتہ - بنگال ناگپور ریلوے کے کٹک والٹیر سیکشن پر پلاسا اور نیپا سٹیشنوں کے درمیان سخت بارش کی وجہ سے ریلوے سڑک ٹوٹ گئی ہے -

۱۳ اکتوبر سالونیکا - شاہ قسطنطین نے اپنی گیارہویں ڈویژن کا معائنہ کرتے ہوئے افسروں سے خطاب کیا - اور کہا کہ اگر یونان بلقانی معاملات کا مالک ہے تو یہ تمہاری ہی شجاعت اور صبر کی وجہ سے ہے - مجھے یقین ہے کہ اب جنگ نہ ہوگی - کیونکہ ہم پورے طور پر مستعد اور تیار ہیں - مگر لازم ہے کہ ہم قایم اور صابر رہیں - تاوقتیکہ حالت کامل طور پر اپنے معمول پر آ جاوے -

۱۲ - اکتوبر نیویارک - روسی سرکاری سٹیمروں تائمیر اور ویگچ سینٹ مِیکل واقعہ الاسکا میں کُرید کے لئے پہنچ گئے ہیں - تین برس تک یہ سائبیریا کے شمال میں اسی تلاش میں پھرتے رہے ہیں - ان کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے گرین لینڈ کے برابر کا ایک قطعہ زمین دریافت کر لیا ہے - اور جو ۸۱ شمال عرض بلد اور ۱۰۲ مشرقی طول بلد پہ واقعہ ہے -

۱۲ - اکتوبر لندن - ویسٹ اینڈ کے عبادت خانہ میں آج کفارہ کے دن کی عبادت کے وقت یہودی مستورات کی ایک جماعت نے اس نعرے سے ایک سنسنی پیدا کر دی کہ "خدا ہربرٹ سیموئیل اور روفس آئزک کا یہ قصور معاف کرے کہ اُنہوں نے عورتوں کو آزادی دینے سے انکار کیا -

خانپور تحصیل مظفر گڑھ کے ایک ساٹھ سالہ شخص نے ساڑھے تین ہزار روپیہ دیکر دس سالہ لڑکی سے شادی کی ہے پہلی بیوی سے بچوں کے اب تک زندہ ہے -

---

کلیسیائی خبریں

ضلع ڈیرہ اسپورہ نمبر ۴۹ جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک مسیحی جودھا کے گھر ۲۱ ستمبر کو ایک لڑکا تولد ہوا جس کے چار ہاتھ اور چار پیر اور دو ناف تھیں - گویا وہ دھڑ ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوئے تھے اور اوپر سے سر ایک تھا - رنگ کا زرد تھا بہت خوبصورت تھا تین گھنٹے زندہ رہ کر مر گیا - اس کی ماں بھی بوجہ خوف بیمار ہے -

پادری ولیم ڈنگیٹی صاحب موسم گرما میں بہت دیر تک کیلاگ میموریل چرچ میں عبادت کراتے رہے - اتوار کی عبادت میں صبح اور شام دونوں وقت گرجہ میں خاصی حاضری برابر کی ہوتی رہی - ڈنگیٹی صاحب ہفتہ کی درمیانی میٹنگوں میں خط فلپیوں کے نام پر درس دیتے رہے -

بنگال سٹوڈنٹ کرسچن یونین کا آئندہ سالانہ جلسہ امسال بڑے دن کی تعطیلات میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا -

اجمیر کی کلیسیا کو مسٹر سیموئیل ابراہام کی وفات سے اس کلیسیا کو سخت صدمہ اور نقصان پہنچا - یہ صاحب ۲۱ مارچ ۱۸۸۳ء میں مقام سیتاپور گم واقعہ سیلون میں پیدا ہوئے تھے - پندرہ سال کی عمر تک وہاں رہے مگر بعد میں وہ رورکی واقعہ ہند اس کے کرسچن ٹیکنیکل ٹریننگ کالج میں داخل ہوئے - یہاں آٹھ سال تک ٹیکنیکل کام اور بائبل کے مطالعہ میں اعلیٰ درجہ کی ڈگری حاصل کی اور پھر رسل پور میں سی ایم مشن کے متعلق پانچ سال تک ٹیکنیکل اُستاد کے کام پر مامور رہے - بعد ازاں وہ اجمیر میں آئے - اور ریلوے ورکشاپ میں کام کرتے رہے - اس اثنا میں یہ دل سے مسیحی کلیسیا کی بہبودی کے خواہاں رہے - اُنہوں نے مختلف طور پر ظاہر بھی کیا - یہ صاحب بڑے فصیح مقرر اور نیک مشورہ دینے والے اور کرسچن اینڈیور



ایڈیٹوریل نوٹس

بھیڑوں کے بھیس میں بھیڑیئے

خداوند مسیح نے جہاں اپنی پہاڑی وعظ میں اعلیٰ درجہ کی روحانی اور اخلاقی تعلیم دی ہے جو کہ کلیسیا کے لئے خصوصاً اور ہر مسیحیوں کے لئے عموماً ضروری اور مفید ہے وہاں اُس نے خاص طور پر اپنی کلیسیا کو اس کے سب سے بڑے اندرونی خطرات سے بھی آگاہ اور ہوشیار کر دیا ہے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ "جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لوگے" وغیرہ (متی ۷: ۱۵ سے ۲۰) کلیسیا کے ہر زمانہ میں یہ خطرہ کلیسیا کے اندر رہا ہے کہ جھوٹے نبی آتے رہے جو بھیڑوں کے بھیس میں پھاڑنے والے بھیڑیئے تھے۔ جنہوں نے کلیسیا میں آکر سخت تفرقہ اندازی اور فساد ڈالدیئے اور کلیسیا کو برباد کر دیا۔ یہ تفرقہ اندازی اور پھوٹ کلیسیا کی بربادی کا سب سے زیادہ خطرناک ذریعہ ہے۔ انگریزی مثل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تفرقہ ڈالو اور تب حکومت کرو۔ اور خداوند مسیح نے بھی فرمایا ہے کہ "اگر کسی بادشاہت میں پھوٹ پڑے تو وہ بادشاہت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اگر کسی گھر میں پھوٹ پڑے تو وہ گھر قائم نہ رہ سکیگا" (مرقس ۳: ۲۴، ۲۵) اسی طرح آج بھی خصوصاً ہندوستانی کلیسیاؤں کے درمیان بھیڑوں یعنی دیندار اور منادوں کے بھیس میں پھاڑنے والے بھیڑیئے موجود اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ وہ ہیں تو نبی یعنی واعظ اور معلم اور دیندار۔ مگر ہیں جھوٹے۔ یہ الفاظ نہایت غور طلب ہیں۔ ظاہراً اُن کا نہایت حلیم اور دیندار اور خیرخواہ و غیرت مند ہے۔ مگر باطن نہایت غدار اور مکار اور بداندیش اور خودغرض ہے اُن کے ظاہر اور باطن میں موافقت نہیں ہوتی۔ مگر کوئی ایسے پھاڑنے والے بھیڑیوں کی تلاش کرنا چاہے تو لازم ہے کہ وہ کلیسیا کے اُستادوں اور واعظوں میں تلاش کرے نہ کہ عام ممبران میں۔ کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے کہ وہ "نبی" ہونگے یعنی انجیلی معنوں میں مسیحی مناد یا پادری۔ کام اُن کا دینی ہوگا۔ مگر یہ سب ظاہرداری ہے۔ باطن میں وہ "پھاڑنے والے بھیڑیئے" ہونگے جو مسیحیوں کے درمیان چغلی اور تفرقہ اندازی کرتے اور فساد ڈالتے ہونگے۔ مسیحی برادرانہ الفت اور یگانگت کے درمیان رخنہ اندازی اُن کا شیوہ ہوتا ہے۔ باہمی اتفاق کو وہ بیخ و بن سے اکھاڑنے کے درپے ہوتے ہیں۔ تاکہ جماعت کو پھاڑ کر خود حکومت کریں۔ اور عزت اور سطوت اور دنیاوی فوائد حاصل کریں۔ ایک دوسرے کو آپس میں لڑاویں دینی حکام کے روبرو اُن کی غیبت اور چغلی کرتے ہیں۔ یہ سب اور ان کے مثل اور باتیں "پھاڑنے والے بھیڑیوں" کی علامت ہیں۔ ساری علامات کی جامع علامت "پھاڑنا" ہے۔ خداوند مسیح نے اُن کا ایک خاص اور مجموعی نشان بتا دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ "اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لوگے" یہ فقرہ ان آٹھ آیتوں کے اندر دو دفعہ آیا ہے۔ جس میں اوپر کے نشان یا علامات کے علاوہ اور بھی کام ہیں جن کو پھلوں سے تعبیر کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور جو نشان بتائے ہیں وہ یہ ہیں کہ "جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں" "اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" یعنی وہ جھوٹے نبی "پھاڑنے والے بھیڑیئے" جو بھیڑوں کے بھیس میں ہونگے۔ وہ بڑے زور سے سنجیدگی سے اور تعظیم کے ساتھ خداوند کا اقرار کرینگے۔ لمبی چوڑی دعا کرینگے۔ رو رو کے گناہوں کا اقرار کرینگے۔ بڑے جوش سے گروہ گروہ کر منادی کریں گے۔ اور مسیح کو بار بار۔ اور بڑے جوش کے ساتھ خداوند خداوند کہیں گے۔ مگر پھل اُن کے ایسے نہ ہونگے۔ یعنی اُن کے کام ایسے نہ ہونگے۔ بلکہ برعکس ہونگے۔ اصل میں وہ پھاڑنے والے بھیڑیئے ہونگے اُنکے دلوں کے اندر حسد اور بغض اور نفس پرستی ہوگی۔ برادری میں وہ تفرقہ اندازی اور فساد کرینگے۔ حکام کے سامنے اُن کے ماتحتین کی چغلی اور غیبت کریں گے۔ ایک دوسرے کو آپس میں لڑاوینگے۔ اور کلیسیا کا سخت نقصان کرینگے۔ یہی وہ پھل ہونگے جن کی بابت خداوند نے فرمایا ہے کہ "اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لوگے"۔ اگرچہ وہ واعظ یعنی نبی ہونگے۔ مسیح کے نام سے بدروحوں کو نکالنے والے ہونگے۔ اور معجزے کرینگے تو بھی قیامت کے وقت مسیح اُن سے فرمائیگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ بیشک ظاہری طور پر انہوں نے سب کچھ کیا ہوگا۔ مگر اُن کے پھل ایسے ہونگے جیسے "پھاڑنے والے بھیڑیوں" کے ہوتے ہیں۔ ان کے پھل اُن کلیسیاؤں کی بربادی کا باعث ہونگے۔

کلیسیا کے اندر مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے ان آیات پر بنظر تعمق ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے۔ اور ایسوں سے بچتے رہنا چاہئے۔ جو دینداری کے بھیس میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہوتے ہیں۔ اُن کے پھل یہ ہوتے ہیں کہ وہ مشنریوں اور پادریوں کے خوب منہ چڑھے ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے لوگوں کی غیبت اور چغلی کرتے رہتے ہیں اور دوسروں کو بُرا کہتے ہیں اور خود کو نیک بتاتے ہیں۔ اپنے آپ کو صلح کروانے والا ظاہر کرتے اور کہتے ہیں۔ مگر باطن میں "پھاڑنے والے" یعنی تفرقہ انداز اور جھگڑا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مشنری صاحبان اور علاقہ وار پادری صاحبان اور کلیسیا کے پاسٹران کو اُن سے ہوشیار رہنا لازم ہے۔ نہیں اُن کے دام تزویر میں آکر بے انصافی اور ظلم کو کام میں نہ لادیں ورنہ وہ امانت دار خانساماں اور سچے گڈریے اور اچھے پاسبان نہ ہونگے۔ آجکل یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ کلیسیاؤں میں گھس آتے ہیں۔ اور بڑی بربادی کرتے ہیں۔ "اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لوگے"

ایسی روحوں کو پہچاننا بڑا ضروری ہے۔ جب تک آن

کی شناخت مشنری صاحبان اور واعظین پادری صاحبان کو نہ ہوگی تب تک وہ اس مہلک خطرہ سے ہرگز بچ نہیں سکتے۔ اسی لئے یوحنا رسول فرماتا ہے "اے عزیزو ہر ایک روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں" (۱ یوحنا ۴: ۱) اور پولس رسول "روحوں کی امتیاز" یعنی روحوں کے آزمانے کی طاقت اور لیاقت کو روحانی نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیتا ہے (۱ کرنتھیوں ۱۲: ۱۰) پس لازم ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کے ذمہ خدا نے اپنی بھیڑیں سپرد کی ہیں وہ روحوں کو آزمانے اس خاص فرض سے بے فکر نہ رہے۔ جس کو بہت دیا گیا ہے۔ اس سے بہت مانگا جائیگا۔ اگر کوئی اس خاص نعمت سے خالی رہے تو کس طرح سے وہ گلہ بانی کریگا۔ اگر ایک چرواہے کو بھیڑ اور بھیڑئیے کے درمیان امتیاز کرنا نہیں آتا تو کیا وہ چرواہی کرنے کے لائق ہے۔ وہ کیا وہ بھیڑئیے جو بھیڑوں کے درمیان منہ نیچے کئے ہوئے ایسے طور پر چلتے ہیں گویا کہ وہ بھیڑوں کے ساتھ گھاس کھاتے ہیں۔ جب چرواہے کو غافل دیکھیں گے تو بھیڑوں کو پھاڑ نہ ڈالیں گے؟ بے پرواہی یا طرفداری وہ چیز ہے جو انسان کو اپنے فرض سے اندھا کر دیتی ہے۔ ہم آئے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح بعض مشنری اور پادری صاحبان اور پاسٹر صاحبان اس روحانی نعمت سے محروم رہ کر گلہ کی ہلاکت اور بربادی کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ صاحبان ذرا ہوشیار ہو جاویں۔ ایسوں کے کاموں اور پھلوں پر ذرا غور کریں اور باہم مقابلہ کریں اُن کے ظاہر اور باطن دونوں پر بنظر تعمق دیکھیں اور گلہ کی حالت زار پر ترس کھاویں۔

ایک عجیب و غریب چالاکی

اس عنوان کا ایک نوٹ ۹ اکتوبر کے اخبار عام میں نکلا تھا۔ نہ صرف یہی بلکہ دیگر اخبارات میں بھی مختلف عنوانوں کے نیچے ایک عیسائی کا ذکر ایک لڑکی چرا لینے کے بارے میں نکلتے رہے ہیں۔ واقعہ درست ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جس جس طرز سے مصالحہ لگا لگا کر اڈیٹروں کو طعنے دے دے کر اور نفرت کی نگاہوں سے دیکھ کر مسیحیوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اسی طرح عیسائی یتیم خانے بھرے جاتے ہیں۔ وغیرہ یہ سب جھوٹ ہے وہ نو مرید اس ضلع کا نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اُس سے واقف ہیں اور نہ ہی اُس کو مشن سے یا کسی مسیحی سوسائٹی یا انجمن سے کچھ تعلق ہے سُنا جاتا ہے کہ وہ نیرہ کی تحصیل کے کسی گاؤں میں مسیحی ہوا۔ چونکہ اُس کے چال چلن سے مسیحیوں کو واقفیت نہ تھی اس لئے بپتسمہ دیا گیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ آدمی شریر ہے۔ اچھا ہوا کہ اس کو سزا ملی ایک سال کی سزا کی بجائے اگر اُس کو چار سال کی سزا ملتی تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ یہاں کے مشنری اور پادری صاحبان نے اُس کا کچھ نوٹس نہیں لیا۔ اور اسی لئے ہم نے بھی اُس کی بابت لکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ مگر اب چونکہ بعض احباب نے ہم سے اس امر کی نسبت دریافت کیا ہے۔ اس لئے یہ چند سطور درج کر دی ہیں۔

کلکتہ کی بابت تعداد و شمار

اس کی آبادی ۱۰۴۳۳۰۷ ہے جو دہلی کی آبادی سے سہ چند سے زیادہ ہے۔ مدراس کی آبادی کی بہ نسبت ۲۰۸۷۲ آبادی زیادہ ہے۔ سلطنت برطانیہ میں اوّل درجہ کا اور سب سے بڑا شہر لنڈن ہے تو اس سے دوسرے درجہ پر کلکتہ ہے اور ہندوستان میں سب سے بڑا اور اوّل درجہ کا شہر ہے۔ اور دنیا کے سب سے بڑے بارہ شہروں میں سے ایک ہے۔ بلحاظ ذات پات اور تعلیم وغیرہ کے کلکتہ کی آبادی کا حساب حسب ذیل ہے۔ ہندو ۹۰۲۸۵۳ مسلمان ۲۴۵۸۷ عیسائی ۳۹۵۵۱ جن میں سے ۱۱۰۷۷ ہندوستانی ہیں اور انگلوانڈین ۲۹۷۴۴ کلکتہ خاص میں ۴۰۵ عورت اور ۱۰۰۰ مرد۔ مضافات میں ۳۲۹ عورتیں ۱۰۰۰ مرد۔ ۵ برس کی عمر سے نیچے کے ۱۲۳۱ بچے بیاہے ہوئے ہیں ۱۰۵۵ کے سیانی عمر کے ۲۹۰۳ بچے بیاہے ہوئے ہیں چھ فیصدی بیاہے ہوئے مرد رنڈوے ہیں۔ ۵۰ فیصدی عورتیں بیوہ ہیں۔ ہندوؤں میں سے برہمنوں کے درمیان ۱۰۱۴۱ اکشتری ۴۴۸۷۶۔ کیبارت لوگ ۳۴۹۷۰ چلہ ۳۳۸۰۰ گوالے ۳۱۴۸۰۔ سوورنباک ۲۸۸۴۰۔ کہارے ۲۴۰۰۶۔ تنتی لوگ ۱۲۵۱ متفرقات ۲۰۶۴۶۔ کلکتہ میں ۵۱ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن میں سے ۲۸ ہندوستانی زبانیں ہیں۔ باقی ماندہ میں ۹ ایشیائی اور ۱ افریقی اور ۱۴ یورپین زبانیں ہیں فی ناخواندہ عورت پیچھے ۵ خواندہ آدمی ہیں۔ کل آبادی میں سے ۱/۴ خواندہ اور صرف ۱/۲ مستورات خواندہ ہیں ۵۹۲۴ بھیک مانگنے والے ہیں۔

اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ کلکتہ بلحاظ آبادی کے دوسرے درجہ پر کل حکومت برطانیہ میں ہے تو بھی تعلیمی اور مجلسی حالت میں بہت پیچھے ہے۔ خصوصاً مستورات کی حالت بہت ہی افسوسناک ہے تعلیم کے لحاظ سے مردوں سے ۵ گنا پیچھے اور بیوگی حالت میں ۵۰ فیصدی ہیں یہ اس سے بھی بڑھکر افسوسناک اور قابل رحم ہے علاوہ مرد رنڈوے صرف ۶ فیصدی کلکتہ کے مرد کو مستورات کی حالت زار پر ترس کھانا چاہئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کے مرد کو مستورات کی کچھ پروا نہیں ہندو آبادی کو خصوصاً اس طرف خیال کرنا چاہئے۔ اور زور کوشش کرنی چاہئے اگر مستورات کی یہ حالت رہی تو کب قوم سدھر سکیگی۔ کیونکہ قوم کا دارومدار بالخصوص عورتوں ہی پر ہے۔ جب ہم مسیحیوں کی تعداد پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جس شہر میں مسیحیت کو آئے قریباً تین سو سال ہو گئے۔ صرف آج ۱۱۰۷۷ ہی ہیں تو مسیحیوں کی غفلت اور مسیحی مشنریوں اور منسٹروں کی ذمہ واری بہت خصوصاً بڑی سخت معلوم ہوتی ہے مشنری سوسائٹیوں کو جو کلکتہ میں کام کر رہی ہیں ذرا اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور کام زیادہ سرگرمی اور خوبی اور دیانتداری سے کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ جس کو زیادہ دیا گیا ہے اُس سے زیادہ مانگا جائیگا۔



نیوگنی کے پستہ قد آدمی

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ایک کپتان سی بی رونگ نامے نیوگنی کے اندرونہ کی سیر و سیاحت کرنے گیا۔ اتفاق سے اُس نے وہاں پستہ قد آدمیوں کی وہ نسل دیکھی جو کبھی پیشتر انسان کی نظروں سے نہیں گزری۔ یہ نسل انسانی بے شمار زمانوں سے اس جگہ آباد ہے اور نہایت گنجان جنگلوں اور دشوار گذار پہاڑوں میں رہتی ہے۔ اُن کا جسمی تناسب اور قطع وضع نہایت موزوں اور سڈول ہے اور وہ بڑے مضبوط اور تندرست لوگ ہیں۔ اُن میں بدوضعی اور بے ڈولی یا بونے پن کے کوئی نشانات پائے نہیں جاتے۔ انکا رنگ سیاہ ہے۔ کپتان صاحب مذکور کہتے ہیں کہ جب وہ یورپ نسل کے عمدہ قد آور اور سجیلے جوان آدمی کے ساتھ چلتے ہیں جس کا قد اوسطاً ۵ فیٹ اور ۸ یا ۹ انچ کا ہوتا ہے تو اس کا چھوٹا سا قد بمعہ صرف چار فیٹ اور سات انچ کا ہوتا ہے بڑا کم رو اور عجیب نظر آتا ہے۔

اُن لوگوں کے درمیان شادی بیاہ بھی غیر معمولی طریق سے ہوتی ہے۔ گو ضیافتیں اور رنگ رنگ خوب ہوتے ہیں یہ رسم نرالے ڈھنگ پر عمل میں آتی ہے اس موقعہ پر کپتان صاحب کے بیان کے مطابق گاؤں کے کوچہ میں کسی فراخ جگہ پر ایک بڑا وسیع شامیانہ لگایا گیا۔ اور بہت سے عمدہ عمدہ کپڑوں سے آراستہ اور مرصع کیا گیا۔ اس مزین سایہ بان کے نیچے اس قوم کے سربر آوردہ لوگ بڑی تیاری اور شان و زرق کے ساتھ آ بیٹھے۔ گانا بجانا سارت بھر جاری رہا اور صبح کے وقت ڈونگے جو نقش و نگار اور گھاس کی جھالروں سے آراستہ ہوتے ہیں۔ اس گاؤں کے نزدیک کے ایک نالے میں چھوڑ دیئے گئے۔ اور لوگ اُن میں بیٹھ کر کہیں کو چلے گئے چند گھنٹوں کے بعد وہ ڈونگے واپس آگئے۔ اور لوگ اُن میں سے اتر کر اپنی اپنی جھونپڑیوں میں چلے گئے۔ تب ایک نہایت دردناک تہذیب سے گری ہوئی رسم ادا کی گئی۔ کہ اُن میں سے ایک ڈونگے میں سے دلہن نکلی اور اُس کے ساتھ ایک بڑھی عورت تھی۔ غالباً یہ اُس کی والدہ تھی اُن کا نہ تو کسی نے کچھ خیر مقدم کیا۔ اور نہ ہی اُن کی جانب کچھ توجہ دی گئی۔ دلہن اُس بڑھی عورت کے ساتھ اس ڈونگے میں سے نکلی جو کیچڑ میں پھنسا ہوا تھا۔ اور اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل اپنے خاوند کی جھونپڑی کے پاس اس طرح سے چلکر پہونچی جیسے کوئی کتیا اپنے مالک کے پاس سزا کے ڈر سے ڈرتی ہوئی دم دبائے آتی ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہر ٹھہر کر آئی اور عاجزی کے ساتھ کیچڑ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹ گئی۔ اور آخرکار اپنے آنے والے گھر کے دروازہ میں داخل ہو کر گم ہو گئی۔

اس قوم کی مذہبی حالت کی بہت ہی کم واقفیت ہے۔ کپتان صاحب کہتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی معبود کو نہیں مانتے اور نہ اُن میں عبادت کا کوئی طریقہ یا رسم موجود ہے۔ مگر گاؤں کی خاص خاص جھونپڑیوں کے سامنے چار پانچ فیٹ بلند انسان کی شکل کی ایک صورت کھڑی ہوتی ہے۔ یا کوئی لکڑی کا بت گاؤں میں درخت کے ساتھ کھڑا کیا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن وہاں کے باشندے اُن کی کوئی تعظیم کرتے ہوئے نہیں معلوم پڑتے۔ مگر ان کے سامنے کھڑے ہنستے ہی معلوم ہوتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی ذاتی قربانی

جان نثاری کا قانون جیسا کہ اس عالم کے ہر جاندار شعبہ اور ذی روح کے ہر قسم میں پایا جاتا ہے۔ اور عالمگیر قانون نظر آتا ہے۔ وہ کسی عام بصیرت والے شخص سے بھی پوشیدہ نہیں ہے ہر ملک اور ہر قوم اور ہر مذہب میں کم و بیش اس کی تعلیم مختلف صورتوں میں دیگئی ہے۔ اور انسانی طبیعت بھی اس قانون کی تکمیل کی مقتضی ہو۔ بلکہ یہ جان نثاری کا فعل ہر زمانہ اور ہر قوم میں تحسین سمجھا گیا اور سمجھا جاتا ہے۔ یہ طبیعت عالم میں ایک جبلی قانون موجود ہے دنیا کی دینی اور دنیاوی تواریخوں میں اس کی بیشمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مگر یہ جان نثاری اس موقعہ پر برتی جاتی ہے۔ اور مفید پڑتی ہے جبکہ کسی قسم کا اور کوئی چارہ جان کے بچاؤ کا باقی نہیں رہتا۔ ایک مثال اس کی فرانس کی تاریخ میں پائی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ فرانس کے ایک شہر میں ایکدفعہ ایک وبا پھیل گئی تھی۔ اس کے دور کرنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں اور دیگر تجویزیں کی گئیں۔ مگر ناکامیابی ہی رہی تب تو لوگوں نے مل جلکر باہم مشورہ کیا۔ اور لوگ اس نتیجہ پر پہونچے کہ اگر کوئی شخص اس وبا سے مرے ہوئے پر پوسٹمارٹم کرے تو یہ وبا دور ہو جائے گی۔ مگر پھر سوال یہ پیدا ہوا کہ اس جان جوکھوں کے کام میں جرأت اور شجاعت کون کرے۔ اور کون اپنی رضا و رغبت سے قوم کے لئے خود اس خطرہ میں پڑے؟ ایک عرصہ تک اس سوال کا جواب کہیں سے نہ آیا۔ سب طرف خاموشی کا عالم چھایا۔ مگر آخرکار ایک مرد میدان نکلا۔ اپنے تمام دنیاوی معاملات اس نے پہلے طے کر لئے۔ اور اپنے پاس قلم دوات اور کاغذ رکھ لئے تاکہ اپنے اپریشن کے معلومات اور مشاہدات باقی لوگوں کے لئے مہیا کر جائے۔ اور تب وہ اُس بڑے خطرناک اور مہلک اپریشن کے عمل کرنے میں مشغول ہو گیا جب وہ اپنی تحقیقات کا سب کچھ کاغذ پر لکھ چکا تو اُس نے وہ کاغذ پیشتر سے تیار کی ہوئی سپرٹ میں رکھ دیا تاکہ وبا کے جرم اُن میں سرایت نہ کر جاویں اور بعد ازاں فوت ہو گیا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی ذاتی قربانی اور جان نثاری کی ایک نہایت ہی عمدہ مثال ہے۔ جو انسانی تاریخ کے صفحوں میں موجود ہے۔ اس کی قیمت کا بیان کون کر سکتا ہے۔

یہی حالت اور کام ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس دنیا کے لئے اختیار کیا اور اُس کو عمل میں لایا۔ جہاں گناہ کی وبا زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ خدا نے اس تجویز کو پیش کیا مسیح اس کو عمل میں لایا۔ مگر افسوس کہ وہ قوم اس پر بھروسہ نہیں رکھتی جس میں گناہ کی وبا بکثرت پھیل رہی ہے۔ اور ہر ایک کے رگ و ریشے میں جاری اور ساری ہے۔ گناہ وہ وبا ہے۔ جس کی کوئی دوا نہیں ہے۔ مگر یہ کہ کوئی شخص اس دنیا میں آئے اور اس مرض سے فوت شدہ کا پوسٹمارٹم کرے ایک عرصہ تک یہ کام کرنیوالا کوئی نہ آیا۔ مگر آخرکار خداوند مسیح نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے جوکھوں میں ڈالدیا اور لاکھوں کروڑوں کو بچایا جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور خود بھی اُس سے بچ گیا۔

پادری ٹامس ہاول صاحب کے لکچر

یہ وہ تین لکچر ہیں جو پادری صاحب موصوف نے کراچی میں ۱۵-۱۸-۲۲ اگست سنہ رواں کو دیئے پہلا لکچر کتب عہد عتیق وجدید کی نسخ وتحریف کے بارے میں ہے۔ جس میں لائق پادری صاحب نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ از ابتدا سے پہلی صدی لغایت زمانہ محمد صاحب اور اس کے بعد بھی کبھی کسی نے کسی نہ کسی غرض سے کسی جگہ بھی کتب مقدسہ مسیحیہ میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی تنسیخ واقع ہوئی ہر زمانہ کی شہادات مختصر طور پر پیش کی ہیں اور یوں بائیبل کو غیر محرف اور غیر منسوخ ثابت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی دوسرا لکچر نجات بذریعہ کفارہ ہے یا بذریعہ نیک اعمال پر ہے جس میں بھی پادری صاحب نے عقلی طور پر اور پھر نقلی طور پر توریت زبور صحف انبیاء۔ انجیل۔ قرآن اور حدیث کے ذریعہ صاف ثابت کیا ہے کہ نجات اعمال سے نہیں۔ کیونکہ انسان کا ہر ایک فرد سرشتہ گنہگار ہے۔ اور پھر یہ کہ قربانی بھی عفو گناہ کا قطعی اور اصلی وسیلہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قربانیوں کا مرجع اور منشا خداوند مسیح کی پاکیزہ اور لاثانی اور کافی قربانی ہے۔ اور اسی بنا پر مسیح کی شفاعت ہے۔ اور اس سے ہی گناہوں کی بخشش اور نجات سرمدی ملتی ہے۔ تیسرا رسالہ "قیامت مسیح" پر ہے جس میں نیز مسیح کا مرنا اور زندہ ہونا اور آسمان پر صعود کر جانا اور قیامت کے وقت پھر واپس آنا نہ صرف بائیبل ہی سے بلکہ قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ یہ تینوں رسالے منادوں کے لئے بہت مفید اور عمدہ ہیں۔ اور محمدی صاحبان کے جواب کے لئے قاطع اور مدلل ہیں۔

پادری صاحب سے اس پتے پر مل سکتے ہیں۔

چرچ مشن لاہور

مراسلات

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

خواجہ کمال الدین صاحب مرزائی اس وقت انگلینڈ میں براج رہے ہیں انگلینڈ کو مسلمان بنانے کے واسطے تشریف لے گئے ہیں۔ بلکہ یورپ کو تبلیغ اسلام کی غرض سے فرانس میں بھی جا پہنچے ہیں سکتے ہیں کہ کسی بمبئی کے سیٹھ صاحب نے اُن کو اس غرض کے واسطے خرچ دینا منظور کیا ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو تو احمدی تنڈ مرزائی خزانہ بھرا پڑا ہے۔ وہ کس دن کے واسطے جمع کر رکھا ہے۔

خواجہ صاحب اخبار پیغام صلح (جس کی بدولت رفاہ عام پریس بے چارہ مفت میں مارا گیا) مورخہ ۱۱ ستمبر میں ایک آرٹیکل کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ لو اب یورپ فتح کیا کہ گیا۔ مسیحیت تو وہاں ہے نہیں۔ اب اُس کی جگہ محمدیت لینے کو ہے ضرور۔ خواجہ صاحب کے کلام میں کمال سحر ہے جو یورپ کے ملحدوں اور لامذہبوں کو چند روز میں نہ صرف مذہب اور خدائی کے قائل کرینگے بلکہ محمدیت کے سایہ تلے لے آویں گے۔ کیونکہ آپ جیسے بلکہ آپ سے بھی بڑھکر نورانی کے چہرہ والے غیرتمند اسلام کی اشاعت کے واسطے جان توڑ کر جانیں لڑا چکے ہیں وہ زمانہ گیا۔ جبکہ اندلس (اسپین) فتح کر کے اسلام کے جھنڈے تلے لے آئے تھے۔ اب سیف قلم اور سیف زبان سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ حضرت ابھی تو کل ہی کی بات ہے کہ امریکہ میں مسٹر وب جو بعدہ کلمہ طیبہ کی بدولت محمد وب بن گئے امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے واسطے حیدر آباد سے خصوصاً اور دکن سے عموماً حضرت ۷۵۰۰۰ ہزار روپیہ لے گئے۔ اور ایک دو ورقہ اخبار بھی جاری کر دیا۔ جبکہ تمام ہندوستان میں شور مچا دیا گیا تھا کہ امریکہ تمام محمدی ہوگیا۔ ایسے ایسے بہت سے سبز باغ مسلمانوں کو دکھائے گئے۔ کہ بیچارے دھوکا کھا گئے

نہ وب رہا نہ اسلام رہا

شد آں مرغ خانہ زریں نہاد۔

امریکہ اگرچہ دور کی بات سمجھی جاوے تو انگلینڈ ہی کو لے لو۔ مسٹر کولیم جو محمد کولیم بن بیٹھے تھے لورپول میں برائے نام ایک مسجد بھی قائم کر لی۔ مسلمانوں کو خوب لوٹ لوٹ کر کھایا۔ چاردن اپنا اثر جمایا کیا۔ لیکن کیا ہوا۔ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند اس وقت بھی یہی کہا جاتا تھا۔ کہ انگلینڈ مسلمان ہو گیا۔ آج انہوں نے کلمہ پڑھا۔ کل انہوں نے سب دھو کا۔ اب آپ بھی جناب خواجہ صاحب ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسے ہی سبز باغ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک سیدھا وہ لوح ہیں۔ جھٹ مان جاتے ہیں۔ مگر تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے اگر میں اپنی طرف سے کچھ لکھوں تو میری تحریر حسد تعصب جلن پر مبنی سمجھی جائیگی۔ پیسہ اخبار کا اڈیٹر مولوی محبوب عالم بھی اس وقت انگلستان میں موجود ہے۔ اور وہ خواجہ کمال الدین صاحب کی اسلامی کامیابیوں کو انگلستان میں بچشم خود دیکھ رہے ہیں اور اُن تحریروں کو ملاحظہ کر رہے ہیں۔ جو احمدی اخبارات اور خود خواجہ صاحب اپنے مشن کے متعلق تحریر کر رہے ہیں وہ ۹ اکتوبر کے پیسہ اخبار میں اپنی لندنی چٹھی کے زیر عنوان یوں تحریر فرماتے ہیں۔

لندن میں اشاعت اسلام۔ روزانہ پیسہ اخبار میں خواجہ کمال الدین کے متعلق مرزا یعقوب بیگ صاحب کے بہت سے مضمون چھپ چکے ہیں۔ اور ہر مضمون میں مرزا صاحب خواجہ صاحب کے انگلستان کے قیام کی کامیابیوں کو اس قدر مبالغہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والوں کو دھوکا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور شاید اُمید باندھنے لگیں گے کہ عنقریب سو پچاس انگریزوں کے مسلمان ہونے کی خبر آنیوالی ہے مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اس بارہ میں ان کو مایوسی ہوگی۔

لیجئے صاحبان یہ ایک متعصب مسلمان کی تحریر ہے



جس کو مسیحیت کے ساتھ قدیم اور اسلئے دشمنی ہے۔ وہ اُن تحریروں کو قابل یقین نہیں سمجھتا (یہ تو وہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ جھوٹ ہیں) مگر عمدہ الفاظ میں لپیٹ کر کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار کرتا ہے جب آپ کی تحریرات کی وقعت اسلامی دنیا میں یہ ہے تو پھر ہم سے کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔ اگر ہم یہ کہدیں کہ یہ سب خانہ عجائب کے خواجہ صاحب کے خواب و خیال ہیں۔

خواجہ صاحب کے رستے پادری ٹامس ہاول صاحب نہ معلوم کیوں اس قدر ہنگامہ سا نظر کر رہے ہیں جو ایسے ہوا من باختہ ہو رہے ہیں۔ شاید اُن کو خیال ہے کہ پادری ٹامس ہاول صاحب یہاں انگلینڈ میں آئے کہ آئے۔ یہاں آکر میری قلعی نہ کھولدیں۔ ہم خواجہ صاحب کو یقین دلاتے ہیں پادری صاحب کا مطلق ارادہ انگلینڈ آنے کا نہیں۔ آپ بے خوف اپنے منہ گنگ دلا کریں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اشاعت اسلام کے بہانہ سے آپ کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔ یورپ کی سیر بھی ہوگئی۔ اور نقدی بھی ہاتھ آگئی۔ مگر جناب کی تحریر پیغام صلح سے معلوم ہوا کہ منہ گنگ دلنے کی بھی خدمت کسی قدر آپ کے سپرد ہے۔ مبارک ہو یہ وہ تحریر ہے جس میں آپ فرانس کی ایک کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو ماہ جولائی کو پیرس میں ہوئی جہاں بقول پیسہ اخبار حضور خود درخواستیں دے کر پہنچے تھے آپ فرماتے ہیں کہ مسیح کی الوہیت اور مسیح کو خدا کہنا فرانس اور انگلینڈ سے جاتا رہا۔ اب یہاں تو مریم کے لڑکے کا نام خداوند مسیح نہیں ہے اُس کی صداقت تو مولوی محبوب عالم بیان کر چکے ہیں۔ اس پر مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسیح کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ مگر آپ کے فرانسیسی دوست کی چٹھی میں مذکور ہے کہ آپ محمد کو مسیح سے افضل بیان نہ کریں اس سے رنجیدگی پیدا ہوگی۔ کیوں رنجیدگی کیوں۔ جب وہ چھوڑ بیٹھے ہیں تو اب اس سے تعلق کیا۔ یا تو فرانسیسی باؤلا ہے۔ یا آپ کچھ حواس باختہ ہو رہے ہیں۔ ایک آدھ صدی سے ملک آپ نے نیچو نکال لیا کہ مسیحیت یورپ سے جاتی رہی۔ جناب من اگر آپ سے کہہ دیں چلتی ہے تو فرانس کے ملحدوں کو خدا کا قائل کرا دیں۔ پھر محمد کو افضل واسطے بنالینا۔ ابھی باوجود ملحد ہونے کے وہ مسیح سے افضل کسی اور کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ آپ سادہ لوح مسلمانوں کو سبز باغ دکھلا کر دھوکے میں نہ ڈالیں۔

ایک بات مجھے آپ سے پوچھنی ہے۔ خواہ آپ جواب دیں یا مرزا یعقوب بیگ کہ کون سے اسلام کی اشاعت آپ یورپ میں کر رہے ہیں۔ کیا اس اسلام کی جو قادیان میں ہے جس پر علمائے اسلام لعنتیں بھیج چکے اور بھیجتے رہتے ہیں۔ یا عالمگیر اسلام کی جس کا تذکرہ قرآن و حدیث میں ہے۔ اگر موخر الذکر ہے تو آپ سے پیشتر سینکڑوں محمدی مشنری سر پٹک چکے ہیں کسی سے کچھ نہیں بنا اور اگر مقدم الذکر ہے تو وہ کفر ہے۔ کیونکہ علمائے اسلام بانئے مذہب قادیان پر کفر کا فتوے دے چکے ہیں۔ فتاوی موجود ہیں۔ اس صورت سے آپ کفر کی اشاعت کر رہے ہیں۔ نہ اسلام کی کامیابی معلوم۔ اور جو اصل اسلام کی اشاعت آپ کی غرض + ہے تو اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ سیف اہن کا زمانہ نہیں رہا۔ لہذا

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے۔

خواجہ صاحب یہ کام وکیلوں کا نہیں۔ یہ مذہبی آدمیوں کا کام ہے۔ آپ بقول پیسہ اخبار مبالغہ کر کے عام کو دھوکا دیں۔ راستی سے بیان کریں تو ہمیں قبول کرنے میں کلام نہ ہوگا۔ تا ہم جب نے ایک دوسرے مسلمان مولوی محبوب عالم کی بات کا یقین کر ہی لیا ہو تو ہاں اگر آپ راستی سے بیان کریں تو کیا آپ کی نہ مانیں گے۔

مے خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب
چوں نیک بنگری ہمہ تزویر مے کنند

طوالت کے خوف سے اسی قدر بس ہے۔ باقی ماندہ صحبت باقی۔ پھر کسی وقت سہی۔

راقم :- واعظ

نوٹ+۔ اس کے ساتھ اگر آپ دربار مصطفائی کے اسرار کا انگریزی ترجمہ کر کے انگلینڈ میں شائع کر دیں تو مرحوم اکبر مسیح پر بڑا ہی احسان کریں۔ یورپ کی لیڈیاں بھی مسرور ہونگی۔ ضرور ایسے ہیرو کی تابع فرمان ہونگی۔

واعظ

ویدک دھرم والوں سے جواب طلب

وید کے مصنف نے ۴ ورن دہرم آشرم مقرر کئے ہیں براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ یہ چار ورن ہیں۔ اُن کے کرم اس پرکار تقسیم کئے گئے ہیں۔ وید کا پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا کرانا دان دینا لینا۔ یہ کرم براہمن کے ہیں۔

کشتری۔ ودیا پڑھنا بجز ارتھات یگ کرنا۔ ودیا پڑھنا دان دینا تینوں ورنوں کی رکھشیا کرنا۔

ویش۔ ودیا پڑھنا۔ یگ کرنا۔ گائے بیل کا پالن کرنا۔ بیوپار کرنا کھیتی کرنا۔

شودر۔ ان تینوں ورنوں کی سیوا کرنے والا ہے۔ شودر اُس کو کہتے ہیں۔ جو وید کا ایک منتر بھی اچارن نہ کر سکے۔ سو یہ بات ناممکن ہے۔ کہ انسان ایسا حیوان مطلق ہو کہ وید کا ایک منتر بھی اچارن نہ کر سکے۔

اس لئے اگر دیش کی آبادی ۳۲ کروڑ ہو تو چند لاکھ شودر ہونگے تو ویش ہیں ۱۰½ کروڑ براہمن ہونگے۔ جنکا پیشہ ہر حالت کسی نہ کسی ذریعہ سے بھیک مانگنا ہوگا۔ کیونکہ وہ ان کے کرموں کے علاوہ اور کوئی کرم کر نہیں سکتا۔ ورنہ اپنے دھرم سے گر جائیگا اور ۱۰½ کروڑ کشتری ہونگے۔ ۱۰½ کروڑ ویش ہونگے۔ اور چند لاکھ شودر ہونگے۔ اس کے بعد ۴ آشرم یہ ہیں۔ برہمچریہ گرہست۔ بان پرستھ و سنیاس۔ برہمچریہ کا زمانہ جتیندری ہو کر ودیا حاصل کرنا ہے۔ مگر اپنی تمام ضروریات اسے بھکشا مانگ کر حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ زمانہ ۸ برس سے ۲۵ - ۳۶ - ۴۴ - ۴۸ برس کی عمر تک کا ہے۔ اگر برہمچاری کو کسی قسم کی بیماری نہ ہو تو منو لکھتا ہے کہ اگر وہ سات روز بھی بھیک نہ مانگے تو وہ برہمچریہ برت سے نشٹ ہو جاتا ہے۔ اسے اوکیرنی نامی برت کرنا پڑیگا بعد برہمچریہ کے گرہست آشرم مقرر ہے۔ اس زمانہ میں ہر ایک گرہستی کو منو حکم دیتا ہے کہ وہ سو مہایگ ہر روز کرے اگر کوئی گرہست ۵ مہایگیہ ہر روز نہیں کرتا تو وہ زندہ ہے

ہونے بھی مرے کے سماں ہے۔

پرانتر لیتا بھی زندہ نہیں کنتو مرے کے سماں ہے۔ اس کے بعد بان پرستھ کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں بھی اُسے اپنی تمام ضروریات بھکشا مانگ کر حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ بعد اس کے سنیاس آشرم ہے۔ اس زمانہ میں بھی اسے بھکشا مانگ کر تمام ضروریات حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ گویا ویدکے مصنف نے یکصد برس کی زندگی میں ۶۸ برس بھکشا مانگنے کی اجازت دی ہے۔ خیال اسی نے ۶۸ ہتیر فقہ بھی مقرر کئے گئے ہوں۔ یکصد برس کی زندگی میں ۶۸ برس بھکشا مانگنے کے حساب سے یکصد آدمی کی آبادی میں ۶۸ آدمی بھکشک ہونگے۔ ایک لاکھ کی آبادی میں ۶۸ ہزار بھکشک ہونگے۔ ایک کروڑ کی آبادی میں ۶۸ لاکھ بھکشک ہونگے۔ ۳۲ کروڑ کی آبادی میں قریبًا ۲۲ کروڑ بھکشک ہونگے۔ گویا ویدکے مصنف نے تمام دیش کو گداگر بنانا منظور تھا۔ اس وقت دیش میں ۵۲ لاکھ بھکاری ہیں جو کم ازکم ۲ روزانہ دوسروں سے چھینکر چرس۔ گانجہ بھنگ افیون اور ودہ روٹی پر خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے خرچ کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ روز بھارت باشیوں کو دینا پڑتا ہے۔ اگر یہ لوگ برسرروزگار ہوتے تو بیس لاکھ روپیہ روزانہ پیدا کرتے اب بجائے پیدا کرنے کے بیس لاکھ دوسروں سے چھین رہے ہیں گویا چالیس لاکھ روپیہ روزانہ دیش کا نقصان ہوتا ہے جس کے ½ ڈیڑھ ارب روپیہ ہوتے ہیں جن سے بیس لاکھ روپیہ روز چھینا جاتا ہے۔ وہ ایک صدی کے اندر ۳ کروڑ قحط میں مرگئے۔

راقم:- پی۔ آر۔ ایس بھٹناگر ادیتہ
نکس کرانٹ

ضرورت

½

ہے ایک ہوشیار سندیافتہ ڈرل وجمناسٹک ماسٹر کی جو کرکٹ اور فٹ بال بھی سکھا سکے۔ درخواستیں جلد معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول امرتسر ارسال کیجاویں تنخواہ حسب لیاقت دیجائے گی۔

اپنے خداوند پر بھروسہ رکھو

مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے خداوند پر بھروسہ رکھکر زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ کسی سوسائٹی کے تابع ہوکر اُس کے دست نگر رہتے ہیں وہ کچھ ترقی خواہ روحانی ہو یا دنیاوی ہرگز نہیں کر سکتے گو یاسیلف ہیلپ کا اصول ایسا عمدہ اور صاف ذریعہ انسانی ہستی کے قائم رکھنے کا قدرت نے مقرر کیا ہے۔ کہ اس میں شکست وریخت کی بھی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ جو لوگ اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں انکو ضرور کام کرتے وقت خداوند پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ خداوند کا نام ایسا مضبوط قلعہ ہے۔ اور ایسی مستحکم چٹان ہے کہ کوئی دنیاوی قوت اُس کو جنبش دیگر گرا نہیں سکتی۔ اور وہ نا آدمی اُس پر کھڑا رہنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کا بھروسہ خداوند پہ ہے۔ اور وہ اُس میں رہنا چاہتا ہے۔ آجکل جن قوموں نے دنیا میں ترقی اور اقبال کا منہ دیکھا ہوا ہے وہ سب اسی آسرے کے ذریعہ سے ہوا۔ مگر افسوس کہ ہم لوگ بوجہ اپنی کمزوری کے دوسرے آدمیوں پہ بھروسہ کرکے تلاش معاش کے لئے دنتے سرگرداں ہوتے ہیں کہ جس کی بابت کچھ نہ پوچھئے۔ اس واسطے ہم صداقت کے شاہراہ سے بھٹک کر شیطان کے مہلک رستوں میں سے گذرنا چاہتے ہیں لیکن جو لوگ محض خالق حقیقی کی اُمیدوں میں رہتے ہیں ان کو اُس کا جلال خود ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ انہی اصولوں کو مدنظر رکھکر یوروپین اور امریکن مشن سوسائٹیوں نے انڈیا میں دیسی پادری اور کیٹی کسٹ مقرر کرکے ہم کو اپنی ذات سے کام کرنے کو سبق دے رکھا ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ ہم اپنے علم وہنر کے زور سے خود ہی مسیحی تعلیم کے پھیلانے کے کاموں کو کریں اور خود ہی اپنے لئے اسباب معیشت پیدا کریں۔ اور دوسرے ملک کے لوگوں کی رہبری کے بھی چنداں پرواہ نہ کریں۔ جب تک آزاد ہوکر خود ہم اپنے دل سے خداوند کی خدمت کر بجا نہ لائینگے۔ ہم کسی کام کے نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ جو کسی دوسرے کے بھروسہ پہ کام کرتا ہے۔ جب اس کا وہ تعلق جاتا رہے تو اس کے لئے وہ لوگ بنا باعث امتحان ہو۔ کتنے ایک لوگ فی الحال بھی دوسرے کے ہاتھوں سے پرورش پاکر خداوند کے کام کو کرتے ہیں۔ مگر خود اپنے لئے روزی پیدا کرکے اپنی مرضی اور آزادی سے ہم کام کرنے لگیں گے تو اس طریقہ سے پاک کلام کی اشاعت بہت جلد اور دیرپا ترقی کریگی جس کی آرزو ہمیشہ سے بزرگ لوگ اور رسول کرتے آئے ہیں۔ کہ انکا ہم کو صرف پیدا کرنے والے اور روزی پہونچانے والے کا بھروسہ ہو اور دوسرے کوئی انسانی ہاتھ اس میں مداخلت نہ دے سکیں تاکہ اس کا جلال ہمارے دلوں میں پہلے سے بڑھکر ظاہر ہو۔

راقم ایک صابر

پنجاب میں مسیحی استانیوں کی کانفرنس

تجویز کی گئی ہے کہ ۵ سے ۹ جنوری ۱۹۱۴ء تک سیالکوٹ میں پنجاب کی مسیحی استانیوں کی ایک کانفرنس فراہم ہو۔ اس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ ہر صبح اس مضمون پر درس دیا جائیگا۔ کہ بائبل کی تعلیم کس طرح دیجاوے۔ اور ہر شام کو مشہور اور معروف اور تجربہ کار لیکچرار درس دیا کرینگے تیسرے پہر کھیل اور تفریحات میں صرف ہوگا۔ درس عمومًا اُردو میں ہوا کریں گے۔ اسلئے تمام استانیوں کو دعوت دیجاتی ہے۔ کہ اس کانفرنس میں تشریف لاکر ایک دوسرے کی ملاقات اور باہمی صلاح ومشورے سے مستفید وفیضیاب ہوں۔ جو صاحبات اس مفید موقعہ پر تشریف لانا چاہتی ہیں وہ مہربانی سے یکم دسمبر ۱۹۱۳ء تک اپنے اپنے نام سکرٹری صاحب کے پاس بھیجدیں۔

کل عرصہ کے کل اخراجات کے لئے مبلغ دو روپیہ فی کس لئے جائینگے۔ لیکن چونکہ یہ رقم کل اخراجات کے لئے کافی نہ ہوگی اسلئے اگر کوئی خاص چندہ کیا جائے تو سکرٹری صاحب بڑی شکرگذاری اور خوشی کے ساتھ اس کو قبول کریں گی۔

دیگر امور کے لئے سکریٹری صاحبہ سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔ کمیٹی اسباب کی بڑی مشتاق اور فکرمند ہے۔ کیونکہ کانفرنس جو اپنی قسم کی پنجاب میں پہلی ہے۔ ہر صورت سے کامیاب اور مفید ہو۔ اور کمیٹی متوقع ہے کہ جو لوگ تعلیمی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس آئیندہ کانفرنس کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

اے۔ ہارنگ (سکریٹری و خزانچی)

الگزنڈرا ہائی سکول امرتسر

مشرق اور مغرب میں معابد اور استعمال غیر از عبادت

قطع نظر اس طویل بحث کے کہ خدا کی عبادت کیا اور کس طرح اور کہاں ادا ہو سکتی ہے۔ یہ سوال ہے کہ مشرق اور مغرب میں معابد کی ابتدا کب سے ہوئی اور دنیا کے مشہور موجودہ معابد یعنی ہند کے مندر اور مسجدیں اور گرجے خدا باپ کا گھر کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور بصورت اول یہ یا اُن کا کوئی جزو غیر از عبادت کسی اور بھی مفید کام کے ہیں یا نہیں۔ اگرچہ تحقیق نہیں کہ خدا پرستی کب سے شروع ہوئی۔ الا عبادت کے واسطے بجز خالص دل کسی مندر یا مسجد وغیرہ کی لازمی ضرورت خالی از بت پرستی نہیں ہوگی۔ بہر حال خدا پرستی کا اجرا بت پرستی کے بعد ہوا۔ ممالک شرقیہ خصوصاً ہند کے سیلاب بت پرستی میں بھی اگرچہ علما ہند کے بہت سے اقوال صراحتاً اور خود معنی بت پرستی کے خلاف موجود ہیں الا ہندو مذہب میں بہ تقاضا وقت ہی ترمیم و تنسیخ کی بنیاد نہ پڑنے سے ان صادق روشنی کے دنوں تک جبکہ چاردانگ عالم میں بت پرستی پر شرم آنے لگی ہند خدا پرستی پر بت پرستی غالب ہے۔ اگرچہ بہ تقاضا صادق روشنی انجیلی معابد اور عبادات کی نقل پر برہمو سماج و آریہ سماج مندر میں کھڑے ہو کر ہفتہ وار اجتماع افراد میں کچھ قسم دعا ثنا اور ڈھولک کھنجری کے ساتھ گیت بھجن شروع ہو گئے ہیں۔ الا چونکہ ہندو عبادت کے واسطے اجتماع افراد کی ضرورت اور رسم ہی نہ تھی۔ موجودہ تمام ہی ہندو مندر جا بجا مختلف صورتوں میں پھوٹ نکلا ہوا بت پرستی کا میلان ہے۔ پر ان مندروں میں سے کوئی بھی خدا باپ کا گھر کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا ان مندروں میں غیر از پوجا پاٹھ چڑھاوہ کوئی اور کام کی رخصت اور کسی اور کام میں آ جانا نہیں بلکہ بصورت حال ان میں سے اکثر استعمال منشیات کے واسطے سامی خانجات ہیں۔ ان میں سے جس پر سونا چاندی زیادہ لگت کا یا اور بھی قدرتی یا مصنوعی صورت میں دلکش ہے۔ زیادہ واجب التعظیم اور مرجع عوام ہے۔ اسلامی مسجدوں کی ابتدا یروسلم میں بیت المقدس سے ہے۔ یا مکہ کا خانہ کعبہ جب سے بعہد پیغمبر عرب لات و عزّے بتوں سے خارج کیا گیا۔ اگرچہ بہ تمام مساجد خدا باپ کا گھر کہلا دیں الا مدینہ مسجد نبوی اور مذکورہ بالا بیت المقدس سے جبکہ جو قبلہ ہے تبدیلی کے ساتھ قبل زمانہ بنام مسجد اقصےٰ اسلامی قبضہ میں ہے اور وہ قبل کعبہ سے پہلے کچھ عرصہ تک بھی خانہ کعبہ تھا۔ خدا باپ کا گھر کہلانے کا مستحق مگر بیت المقدس کے بعد ہی خانہ کعبہ مانا ہوا ہے۔ ان مسجدوں میں بجز نماز و تلاوت قرآن و دینیات اور کوئی کام یا اُس کے کسی حصہ کا اور کوئی استعمال دائمی یا عارضی جائز نہیں۔ بلکہ بربنا وقف اس کا ہر گونہ انتقال اور کسی بھی ضرورت میں بہ تبدیل ہیئت بھی ممنوع ہے۔ عیسائی گرجا کی ابتدا حضرت موسےٰ کے تجویز کردہ خیمہ میں سے سوچ سمجھ یا خدا باپ سے مشورہ طلبی کا کمرہ ہے۔ جس کی نقل پر حضرت داؤد کے جمع کردہ مصالحہ سے حضرت سلیمان نے بیت المقدس مذکورہ تعمیر کیا۔ اسی کو حضرت عیسےٰ نے خدا باپ کا گھر کہا۔ بصورت موجودہ اگرچہ تمام ہی گرجے خدا باپ کا گھر کہلا دیں۔ الا یہود اور عیسائیوں میں زیادہ واجب التعظیم خدا باپ کا گھر کہلانے کا مستحق وہی بیت المقدس ہے جس کے حصول میں بمقابلہ اسلام بارہا ناکامی رہی۔ جس سے بہت سے نرم دل سادہ لوح یہود وغیرہ بھی کئی قسم کے توہمات سے محفوظ رہے ہیں۔ اگرچہ ان خدا باپ کے گھروں میں بجز عبادت دعا و ثنا نکاح اور کوئی کام نہیں لیا جاتا الا ضرورت اگر ہے تو انسانی زیست کے کسی اور کام اصلی یا متبادل صورت میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بہ تقاضا صادق روشنی جو مغرب سے اٹھی یہی برتری بہ نسبت مندر اور مساجد گرجوں میں ہے۔ یہی خدا باپ کے گھر کا مناسب استعمال اور باپ بیٹوں میں خوشگوار برتاؤ ہے۔ بعض مغربی ممالک فرانس وغیرہ نے تو عبادت اور اُس کے لئے معبد کی ضرورت پر وچار کرکے یہ عام فتوے دیدیا کہ اگر تمام ہی گرجے غیر از عبادت انسانی مفاد تعلیم وغیرہ میں کام آ جاویں تو خدا باپ کی زیادہ تر خوشنودی کا موجب ہوگا۔ الا ہند کے ادیان اسلام میں مساجد کا غیر از عبادت استعمال پر لزوماً شہادت مانا ہوا ہے۔ اگرچہ قرآن میں اس پر کوئی تفصیل نہیں الا احادیث کی تشریح میں فقہاء اسلام نے بہ نظر تحفظ دائمی ان معابد کو وقف یعنی ناقابل انتقال قرار دینے اور اُس کی قیود و شرائط میں از بس موشگافی کی ہے۔ الا اس حادثہ کو خارج از بحث رکھا کہ اتفاقیہ ایسا معبد یا اس کا کوئی جزو آسائش عامہ کے خلاف واقعہ ہو جاوے تو آسائش عامہ کو محض نامزدگی وقف پر قربان کر دیا جاوے اور اگر منتظم اوقاف یعنے حاکم وقت ایسا کر گذرے کہ آسائش عامہ اس پر ترجیح دے دے تو معبد کے متعلقین یا عام مسلمین کو کیا کرنا واجب ہے۔

ہند میں معبد اسلام مذکورہ بالا قیود و شرائط ہوتے ہوئے دین دھرم اپنے اپنے خدا باپ کے گھروں سے بڑھکر جس میں پیش دستی کا رتبہ اسلام کو تھا۔ کھلے دل تہ و بالا و زیر و زبر ہوتے رہے ہیں۔ گاہے دین کے زور میں مندر ڈھایا تو وہاں مسجد بنائی گئی اور دھرم کے بل میں مسجد گرائی تو وہیں مندر سجایا حتی کہ تا حال بھی ایسی فتوحات کے آثار بالمقابل موجود ہیں۔ مگر اب کہ دین اور دھرم نیچا اپنے ٹھکانے لگ چکے ہیں اور انتظام اوقاف کی طاقت دونوں سے برتر اور الگ ہے۔ مچھلی بازار کانپور کی مسجد کا غسلخانہ جو مسجد بھی بنا دین کی میٹھائی میں نہیں بلکہ اتفاقیہ نیک نیتی سے علاوہ سرکار

نے آسائش عامہ کے واسطے جس میں اہل اسلام بھی شامل ہیں زیر آمد و رفت سڑک عام ہوگیا ہے۔ تو بھی اس پر یہ اڑ نا جھگڑنا نہ لڑنا نہ مرنا اسلام کے لئے خداباپ کی ناراضمندی کا ہی موجب نہیں۔ بلکہ اُس کی مخالفت پر لڑ مرنا بہشت کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے۔ حالانکہ صدہا منزل ایسی مساجد نہ ہندا ازضرورت بیکار یعنی کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہیں۔ اس پر پچھلی بازاریا کانپور کے لوگ تو خدا جانے کیا کرنے اور کچھ بھی نہ کرتے۔ آلا بیرونجات کے فقہا اسلام نے جو شایئہ قیود و شرائط اوقاف سے ماہر ترین ہوں دم نہ لینے دیا کہ بھونک مچائی۔ چند خوش اعتقاد مسلمان شہید ہوئے۔ بہتیرے زخمی گئے۔ گرفتار بہت سے افراد عملہ بھی زحمتوں سے نہ بچے۔ غرض انہا دھند شورش بپا ہوئی۔ مگر اپنے ایام زریں حملہ آوران اسلام بت خانہ گرا کر بجائے اس کے بائیں قیود و شرائط مسجد نہ تھانپتے تو مندر کے بت خانے آپ ہی دسواں حصّہ رہ جاتے۔ ان فقہا سے بڑھکر زیادہ تر اس طوفان کے محرک بعض اُردو اسلامی اخبارات ہیں۔ جنہوں نے حقوق فرائض انسانی کے تعین میں ہوکر ٹھوکر کھاتے ہوئے الزام کا بار عملہ کے سر دھرتے ہیں۔ اوروں سے اپنے فطرتی جذبات کی حفاظت حق اور اوروں کے ساتھ ہمیشہ سلوک فرض ہوکر مذہب بھی ایک فرض ہے جسکا پائمال کرنا خلاف فطرت ہے۔ اس پر لڑ مرنا تو شہادت الاسلامیہ کے جزو مسجد ہی سہی انہدام پر منتظم اوقاف یعنے حاکم وقت کی طرف سے آسائش عامہ کو ترجیح دیجیاوے تو اس پر لڑ مرنا نہ فرض ہے نہ ہی یہ مذہب ہے۔ نماز پڑھنا فرض ہے نہ کہ مسجد میں نماز پڑھنا اور نماز پڑھنا نہ با وضو نماز پڑھنا صدہا مسجدیں بنا غسلخانہ آباد ہیں۔ صدہا غسلخانے محتاج مرمت بیکار پڑے ہیں نماز کے لئے مسجد کا وجود لازمی نہیں ہے۔ مسجد نہ ہو مصلّا نہ ہو سامان وضو نہ ہو خداباپ کی حضوری میں کھڑا گھٹنے ڈھانپنے کو کپڑا نہ ہو رکوع سجود کی طاقت نہ ہو۔ دست و زبان میں رفع الیدین اور آمین بالجہر اور صدا اللہ اکبر اور انگشت اٹھانے کی ہمت نہ ہو ترک نماز جائز نہیں۔ پس نہ ہی فرض ہو نہ ہی مذہب ہے۔ نہ کہ غسلخانہ اور غسل۔

عملہ کی نسبت جس پر غسلخانہ گرانے کا الزام ہے غسلخانہ یا جزو مسجد شہید کرنے کی نہ تھی۔ بلکہ آسائش عامہ کے لئے رستہ کھلا کرنے کی۔ نہ ہی غسلخانہ کی جگہ گرجا یا گوردوارہ یا شہنشاہ معظم کا اصطبل کھڑا کیا جانا تھا۔ بلکہ اس راہ میں ہندو مسلمان سوار پیادہ آسانی سے چلیں پھرینگے۔ کھلی ہوا میں خدا کی ہزارہا مخلوق مستفید ہوگی۔ اور غسلخانہ سے سوپچاس خاص اشخاص فائدہ اُٹھاتے تھے۔ عملہ کے خلاف یہ عبارت کہ نوشیرواں نے اپنا محلسرائے تنگ و تاریک کرلیا۔ مگر بڑھیا کی جھونپڑی نہ اُٹھائی۔ راجہ بھوج نے تعمیر دیوان خانہ بنگلہ کی اِلّا ہیاری کی جھونگی نہ ہلائی۔ بجز متعلقات ہیں۔ کیونکہ وہ ذاتیات کی کشمکش اور یہ خداباپ کے گھر کا وہ بھی زیادہ حصّہ اُس کی تمام مخلوق کے لئے کار آتا ہے۔ اڈیٹر صاحبان اور فقہا کے لئے قدرے توجہ طلب ہے کہ یہ تقاضا صادق روشنی فطرت آنچہ ہے تو عیسائیوں کے خداباپ کا گھر جس سے یہ عملہ متشبہ متعلق ہے۔ اُس کے بیٹوں کے علاوہ بجز عبادت بھی اور طرح اور بیٹے کے راج اور زد میں تمام ہی مخلوق۔ بلکہ خاص پرجا کی آسائش ہی میں تفریح اور آرائش تک کام آرہا ہے۔ چنانچہ لاہور گورنمنٹ کالج کے گرد شمال و مغرب میں بیکر مفصلہ پر میگلوڈ صاحب سابق لاٹ پنجاب کی یادگار خداباپ کا گھر عیسائیوں کا گرجا بیس سال ہوئے کہ ہندو مسلمان طالب علموں کی کھیل کود کرکٹ کے واسطے ہمیشہ عملہ کی پرحوصلہ تجویز پر خالی کردیا ہوا اسی مصرف میں موجود ہے۔ مگر باپ کے پیارے بیٹے عیسائی جو اس گھر کے خاص وارث تھے۔ اور اس کرکٹ میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ تبدیلی پر ذرا نہیں بدلے۔ اُن کے فقہا اور اڈیٹروں کی قلم و زبان میں سر موکے برابر بھی ہیں آپ نے یہ قضیہ کہ ہم یہ کرینگے وہ کرینگے کس نتیجہ کی امید اور اسباب پر شروع کیا ہے۔ کیا اسی پر یہ تنا ہے کہ جنہیں اسلام اپنی سابقہ حیثیت حاصل کرے۔ تو ان قیود و شرائط کے نقص پر الا یاں اسلام مرنے مارنے پر تیار ہو جاویں۔ یہ بھی پر از غصہ مایوسانہ فتوے ہے کہ جہاں ایسے قیود و شرائط کھلے بند تعمیل نہ ہو وہ ملک ہی چھوڑ دینا واجب ہے۔ مگر خداباپ کے گھر سے نکلجانے کے بجائے اپنے سر سے توہمات کا بھوت ہی نکال دیں۔ تو صاحب فتوے کے لئے یہ نوبت ہی نہ پہنچے۔

راقم۔ وحنیت رائے قصوری۔

تعلیم کفارہ

گزشتہ سے پیوستہ

اللہ تعالیٰ بندوں سے بدی ہی کرتا ہے۔

مندرجہ ذیل بیان کو نہایت غور سے دیکھو۔ اِلحمد۔

مَن یَّشَاءِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ وَمَن یَّشَأْ یَجْعَلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ گمراہ کرتا ہے۔ اور جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ راہ سیدھی کی۔ انعام ۴ رکوع۔

مَن یَّهْدِ اللّٰہُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَن یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ اعراف ۲۲ رکوع ۶

مَن یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔ اعراف ۲۳ رکوع ۴

اِن تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِیْ مَن یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّن نّٰصِرِیْنَ۔ نحل ۱۴ رکوع ۶

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ یَهْدِیْ مَن یَّشَاءُ۔ قصص ۱۰ رکوع ۶۔

اَتُرِیْدُوْنَ اَن تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ وَمَن یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَن تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا۔ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ ہدایت پر لاؤ جس کو اللہ نے گمراہ کیا۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے۔ پس ہرگز نہ پاویگا۔ تو واسطے اس کے راہ۔ نساء ۱۲ رکوع

صم جنبش پیدا نہیں ہوئی۔ مگر آنکھایہ تا بفلک واویلا اور یہ ہو خوغائی محض اسواسطے ہے کہ ساری دنیا سے بڑھکر آپ بنا مذہب عین فطرت

وَمَن یُضلِلِ اللّٰہُ فلن تجد لہٗ سبیلا ۔ نساء ۲۱ رکوع

مَن یُضلِلِ اللّٰہُ فلاھادی لہٗ ۔ اعراف ۲۳ رکوع

وَمَن یُضلِلِ اللّٰہُ فما لہٗ من ھاد ۔ رعد ۵ رکوع

وَمَن یُضلل فلن تجد لہٗ ولیّا مرشدا ۔ کہف ۲ رکوع

وَمَن یُرِدِ اللّٰہُ فتنتہٗ فلن تملک لہٗ من اللّٰہ شیئا اولٰئک الذین لم یرد اللّٰہ ان یطھر قلوبھم لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم ۔ اور جس شخص کے گمراہ کرنے کا اللہ ارادہ کرے ۔ پس تو واسطے اُس کے اللہ کی طرف سے ہرگز اختیار نہ رکھیگا یہ لوگ وہ ہیں کہ اُن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا ۔ اُن کے واسطے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے ۔ مائدہ ۶ رکوع ۔

۲ ۔ مدنی قرآن بتلاتا ہے کہ اللہ کفار کی ہدایت نہیں کرتا ہے مثلاً واللّٰہ لا یھدی القوم الفٰسقین ۔ یعنے اللہ فاسقوں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے ۔ توبہ آیت ۸۱

ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظٰلمین ۔ تحقیق اللہ ظالموں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا ۔ مائدہ آیت ۵۶

ان اللّٰہ لا یھدی القوم الکٰفرین ۔ تحقیق اللہ کافروں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا ۔ مائدہ ۱۰ رکوع ۔

ان اللّٰہ لا یھدی من ھو کٰذب کفّار ۔ تحقیق اللہ کاذب کفار کی ہدایت نہیں کرتا ۔ زمر ا رکوع ۔

اِنّ اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذّاب ۔ مومن آیت ۲۹

۳ ۔ مدنی قرآن ظاہر کرتا ہے ۔ کہ اللہ کفار وغیرہ کو گمراہ کرتا ہے وَمَا یُضِلُّ بِہٖ اِلّا الفٰسقین ۔ اور اللہ اس کے ساتھ فاسقوں کو گمراہ کرتا ہے بقر آیت ۲۴

وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلمین ویفعل اللّٰہُ ما یشاء ۔ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ۔ اور کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ ابراہیم آیت ۳۲ ۔

کذٰلک یُضِلُّ اللّٰہُ من ھو مسرف مرتاب ۔ اسی طرح اللہ مسرف اور متشکک کو گمراہ کرتا ہے ۔

کذٰلک یُضِلُّ اللّٰہُ الکٰفرین ۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے ۔

۴ ۔ مطلب ان مقامات کا یہ ہے کہ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا ۔ بلکہ اُن کو گمراہ کرتا ہے ۔

اور اللہ ظالموں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا ۔ بلکہ اُسے گمراہ کرتا ہے ۔

اور اللہ کافروں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا ۔ بلکہ اُسے گمراہ کرتا ہے ۔

اور اللہ کاذبوں اور مسرفوں کی ہدایت نہیں کرتا بلکہ ان کو گمراہ کرتا ہے ۔

۵ ۔ مدنی قرآن ہی فرماتا ہے کہ اوپر کی اقوام کا کوئی مددگار نہیں ہے ۔ مثلاً لکھا ہے ۔

مَن اَضَلَّ اللّٰہ وما لھم من نٰصرین ۔ یعنے جس کو اللہ نے گمراہ کیا ہے تو اس کے واسطے کوئی مددگار نہ پائیگا ۔ روم رکوع ۴ ۔ دیگر مقامات ذیل ہیں جن میں یہی حقیقت بیان ہوئی ہے ۔ زمر ۴ رکوع آیت ۳۷ مومن ۴ رکوع آیت ۳۵ اور ۸ رکوع آیت ۷۴ ۔ شوریٰ ۵ رکوع آیت ۴۴ محمد ۳ رکوع آیت ۲۵

۶ ۔ پھر اوپر کے بدکاروں کی بابت آیا

لا یحسبنّ الذین کفروا انّما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما ۔ یعنے کافر گمان نہ کریں کہ ہم اُن کو نیکی کے لئے مہلت دے رہے ہیں ہم تو اُن کو اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ وہ گناہوں میں ترقی کریں ۔

نتیجہ بنی آدم کی بالکلیہ گنہگاری ثابت ہوئی ۔ مندرجہ صدر مقامات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ گنہگار بنی آدم کی ہدایت و نیکی سے دست بردار ہو کر ان سے ایسے سلوک کرتا ہے ۔ جو اُن کی گناہ آلودہ طبیعت و فطرۃ کے عین موافق ہیں ۔ گناہگار پیدائشی گناہگار ہو کر گناہ سے الوس ثابت ہوئے ۔ وہ ہدایت سے بالطبع نافر ہونگے ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت کرنے سے باز آیا ان کو بجائے ہدایت کے زیادہ گمراہ کرنا شروع کیا ۔ غرض گمراہ کرنے کی یہ کہی کہ وہ گناہ میں زیادہ ترقی کریں ۔ تاکہ وہ خود ہی گناہ کر کرکے ہار جائیں ۔ اسی کو پاژیٹو طریق نجات کہا گیا ہے ۔

باقی آئیندہ

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم ۔ اے ۔ ایم آر ایس کی

کتاب چشمہ مذہب کے چند حصّوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

(در آفرین پیدائش دنیا) (۱) پہلے دور یا زمانہ میں آسمان پیدا کیا گیا ۔ (۲) دوسرے میں پانی (۳) تیسرے میں زمین (۴) چوتھے میں درخت (۵) پانچویں میں جانور (۶) چھٹے میں انسان واضح رہے کہ دور آفرین چھ دور کل ایک سال کا عرصہ ہے ۔ (پیدائش دنیا ازروے بائیبل) (۱) پہلے دن آسمان اور زمین پیدا کئے گئے ۔ (۲) دوسرے دن فضا اور پانی (۳) تیسرے دن زمین گھاس پودے اور پھل دار درخت ۔ (۴) چوتھے دن روشنیاں ۔ سورج ۔ چاند ۔ ستارے ۔ (۵) پانچویں دن چلنے والے جانور پردار چڑیاں ۔ بڑی مچھلیاں ۔ (۶) چھٹویں دن زندہ جاندار ۔ مویشی ۔ رینگنے والے کیڑے ۔ درندے انسان ۔ بائیبل کے بیان پیدائش کی نسبت ڈاکٹر ہاگ صاحب جیسے جرمن عالم نے اپنے بیان میں پہلے دن کی پیدائش میں سخت غلط بیانی کی ہے ۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ پہلے دن آسمان اور زمین پیدا کئے گئے ۔ حالانکہ بائیبل میں پہلے دن کی پیدائش کے متعلق صاف لکھا ہوا ہے کہ خدا نے کہا کہ اجالا ہو اور اُجالا ہو گیا ۔ یہ دوسری غلطی تیسرے دن

کے بیان میں کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ پرندوں کو تیسرے دن کی خلقت میں شامل کرتے ہیں۔ حالانکہ بائیبل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پرندے چوتھے دن پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم کو کمال تعجب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیدائش کے متعلق پہلے باب کی پہلی اور دوسری آیتیں خلقت کی ترتیب وار پیدائش سے بالکل علاوہ تصور کی جاتی ہیں۔ اور قدیم اور جدید علما کے نزدیک ان دو آیتوں میں خلقت کا تمام کام پیدائش کے متعلق تیار کیا جا رہا تھا۔ اور جب وہ کل کام پورا ہو گیا تو اس کی ترتیب تیسری آیت سے شروع ہوتی ہے۔ اور جو اس طور پر ہے کہ خدا نے کہا کہ اجالا ہو اور اجالا ہو گیا اور خدا نے دیکھا کہ اُجالا اچھا ہے۔ اور خدا نے اُجالے کو اندھیرے سے جدا کیا اور خدا نے اُجالے کو دن کہا اور اندھیرے کو رات کہا۔ سو شام اور صبح پہلا دن ہوا۔ پیدائش پہلا باب ۳۔۵ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ ترتیب وار پیدائش میں اجالا پہلے دن کا کام ہے جس کو ڈاکٹر ہگ صاحب نے قطعاً پیدائش کے ترتیب وار کام سے ترک کر دیا۔ اور بجائے پہلے دن کے کام کے جو ترتیب پیدائش میں اُجالا تھا آپ نے آسمان و زمین رکھ دیا۔ جو بائیبل کے بیان کے بالکل خلاف یا جھوٹ ہے۔ پہلے باب کی پہلی آیت میں یوں لکھا ہے کہ ابتدا میں خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ یہ نہیں لکھا ہے کہ پہلے دن پیدا کیا۔ ڈاکٹر ہگ جیسے عالم ضرور اس سے واقف ہونگے کہ لفظ ابتدا کے بجائے پہلا دن استعمال کرنے سے اُن پہلی دو آیتوں کا مطلب از روئے بیان ہی بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے پس ان کا یہ بیان بالکل ایمانداری کے خلاف ہے۔ اور ہمارے بابو صاحب بھی جب تحقیق کرنے پر آترے تھے تو ذرا آنکھ کھولکر بائیبل کے بیان کو پڑھ لیتے۔ تاکہ پبلک دہوکہ کھانے سے بچ جاتی۔ پھر آگے چلکر بابو صاحب بائیبل اور زر دست کی ترتیب پیدائش کا مقابلہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زردشت کا بیان پیدائش فزیکل سائنس یعنی علم طبعی کی تحقیقات سے اصولاً یا بڑی باتوں میں متفق ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ بابو صاحب نے کسی سائنسدان سے دریافت نہیں کیا کہ زردشت کا بیان پیدائش کہاں تک سائنس کے مطابق ہے۔ مگر خود ہی اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور بابو صاحب کی سائنسدانی پر کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ مانے ہوئے سائنسدانوں کی فہرست میں ان کا نام مندرج نہیں ہے۔ راقم تو سائنسدان نہیں ہے۔ لیکن ایک بات بابو صاحب سے زردشت کی پیدائش کی نسبت ضرور دریافت کر لینا ہے۔ بھلا بابو صاحب یہ تو فرمائیے کہ زردشتی پیدائش میں نہ تو سورج نہ چاند نہ ستاروں اور نہ کسی اور نور کی پیدائش کا ذکر ملتا ہے۔ اور نہ پرندوں اور نہ دریائی جانداروں یعنی مچھلیوں کی پیدائش کا پتہ لگتا ہے۔ پس معلوم نہیں کہ دن و رات کا سلسلہ کیونکر پیدا ہوا۔ اور نیز چڑیاں اور مچھلیاں کہاں سے آئیں۔ اور ان کی پیدائش کی عدم موجودگی میں بھی بابو صاحب کیونکر زردشتی پیدائش کو بائیبل کی پیدائش پر ترجیح دیتے ہیں۔

باقی دارد

ضرورت

۱/۲

ایک اُردو فارسی اور انگریزی دان اُستاد کی ضرورت ہے جو سائل تجربہ کار اور بائیبل کی تعلیم سے واقف ہونا چاہئے کم از کم مڈل پاس کسی یونیورسٹی کا ہو تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار خط و کتابت بنام پادری ایچ جے اسمتھ صاحب سی ایم ایس۔ اورنگ آباد دکن۔

ضرورت

۲/۴

ایک ایسی لائق اُستانی کی ضرورت ہے جو ایف اے یا بی اے پاس ہو اور ان جماعتوں میں تعلیم دینے کے لائق ہو۔ جو انگریزی اور ورنیکلر زنانوں میں اُستانی کے امتحانات کے لئے تیاری کرتی ہیں۔ تمام درخواستیں پرنسپل صاحبہ ومنا میکر گرلس ہائی سکول الہ آباد کے نام آنی چاہئیں۔

حالات جاپان اُردو	۲ر و ۶ر
شریف بیبیاں	۳ و ۴ر
چندر لیلا ساوھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	صر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال دناستک تعلیم کار و ازروئے فلاسفی	۲ر
سوز جیپر کاش	۴ر و ۶ر مجلد ۱ار
ملک آسٹر کا احوال با تصویر ولایتی	۶ر
ملک روت کا احوال " "	۶ر
موسیٰ کا احوال " "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	ار
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ار
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	۲ر
ویدوں کی ازلیت	اپائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۹پائی

اہل ہنود کے تیوہار	اپائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۹ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راجپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو ۳ر رومن اُردو	۲ر و ۶ر
دولت لازوال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
دعوت اسلام	۶پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بیگناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲چہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۱۲ے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ۓ	ۂ	ۓے
چوتھائی کالم	ۂ	ۓے	للعہ
نصف کالم	ۓے	للعہ	۵ل
پورا کالم	للعہ	۵ل	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵ل	۱۰/

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱/ ۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کرسکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں ۔ قیمت چہ عگر +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں سونے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲/ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۸۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپکٹس اُردو و انگریزی میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ملا لٹر بے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ عـہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کرسی کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے عـہ کرونول لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دیا دی ہے ۔ دی بیروز صاحب پبلشر ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں بہتمام وائلی بردرز چھپا +